Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Embedding Islamic Values in Pakistan's Educational Framework: Historical, Legal, and Pedagogical Perspectives

اسلامی تعلیمات اور پاکستانی نصاب تعلیم: نظریاتی بنیاد، ریاستی ذمہ داریاں اور نفاذ کی رکاوٹیں

Muhammad Bilal
MS Scholar, Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila Cantt
Dr. Jawaad Haseeb
Lecturer, Department of Islamic Studies, HITEC University, Taxila Cantt

ABSTRACT

This study explores the integration of Islamic values within Pakistan's educational framework by examining its historical evolution, constitutional underpinnings, and pedagogical implications. The research highlights that Pakistan, founded as an ideological state, envisioned an education system rooted in Islamic principles to ensure not only intellectual but also moral and spiritual development of the youth. Beginning with post-independence educational conferences (1947–1956) and the 1959 Education Commission Report, efforts were made to institutionalize Islamic teachings as a compulsory component of the curriculum. The constitutional milestone of 1973, particularly Article 31, placed a binding responsibility on the state to provide education in accordance with the Qur'an and Sunnah. Subsequent reforms, especially during General Zia-ul-Haq's era, reinforced the inclusion of Qur'anic studies, Seerat-un-Nabi (ﷺ), Islamic history, and ethics at all educational levels. The study also examines contemporary reforms that seek to harmonize Islamic teachings with modern scientific and technical education to provide a balanced curriculum. However, several challenges persist, including a shortage of trained teachers, inconsistent curriculum policies, sectarian differences, and limited financial resources. The paper concludes that a coherent, standardized, and pedagogically sound approach is required to strengthen the role of Islamic education in shaping socially responsible, morally upright, and intellectually capable citizens.

Keywords: *Pakistan Education System, Islamic Curriculum, Article 31, Seerat-un-Nabi, Educational Reforms, Curriculum Challenges, Ideological State, Moral Development.*

پاکستان کے تعلیمی نظام میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت کا تعلق اس ملک کے قیام کی بنیاد سے جڑا ہوا ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ریاست کے طور پر وجود میں آیا، اور اس کے رہنماؤں نے تعلیم کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنے کو اولین ترجیح دی۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے خطابات میں بارہا اس بات پر زور دیا کہ تعلیمی نظام کو اسلامی اقدار اور نظریات کے مطابق ڈھالا جائے تاکہ نئی نسل کو نہ صرف علم بلکہ اخلاقی اور روحانی تربیت بھی فراہم کی جاسکے۔[i]

قیام پاکستان کے بعد ابتدائی برسوں میں تعلیمی نظام کو منظم کرنے کے لیے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، جنہوں نے اس بات پر غور کیا کہ اسلامی تعلیمات کو نصاب میں کیسے شامل کیا جائے۔ 1947 سے لے کر 1956 تک مختلف تعلیمی منصوبوں میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت کی ضرورت پر بحث کی گئی۔ 1959 میں شائع ہونے والی "ایجوکیشن کمیشن رپورٹ" نے اسلامی

تعلیمات کو نصاب کا لازمی جزو بنانے کی سفارش کی۔ اس رپورٹ میں کہا گیا کہ تعلیم کے ذریعے طلبہ میں اسلام کی بنیاد پر اخلاقی اقدار کو فروغ دینا ضروری ہے۔

1973 کا آئین اسلامی تعلیمات کی شمولیت کا ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا۔ آئین کی شق 31 کے تحت ریاست پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی کہ وہ اپنے شہریوں کو قرآن و سنت کے مطابق تعلیم فراہم کرے۔ اسی دور میں نصاب میں اسلامیات کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا گیا۔ اس اقدام نے تعلیمی نظام کو مزید اسلامی رنگ دیا اور یہ عمل مستقبل میں مزید وسیع ہوتا گیا۔

1980 کی دہائی میں جنرل ضیاء الحق کے دور میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت کو مزید تقویت ملی۔ اس دور میں اسلامی مضامین کو اسکولوں، کالجوں، اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں مرکزی حیثیت دی گئی۔ قرآن پاک کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا، اور سیرت النبی ﷺ اور اسلامی تاریخ پر مبنی مواد کو نصاب میں شامل کیا گیا۔

موجودہ دور میں بھی اسلامی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنانے کا عمل جاری ہے، تاہم اب اس میں جدید تقاضوں کو مد نظر رکھا جا رہا ہے۔ نصاب میں اسلامی تعلیمات کے ساتھ سائنسی اور عصری علوم کو شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ طلبہ کو متوازن اور جامع تعلیم فراہم کی جا سکے۔ اسلامی تعلیمات کی شمولیت کا یہ سفر نہ صرف تعلیمی بلکہ سماجی اور اخلاقی ترقی کے لیے بھی اہم رہا ہے۔

مبحث اول: قانونی اور آئینی تقاضے

پاکستان کے تعلیمی نظام میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت کو آئینی اور قانونی حیثیت حاصل ہے۔ 1973 کے آئین میں واضح طور پر اس بات کو شامل کیا گیا کہ ریاست کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق تعلیم فراہم کرے۔ آئین کی شق 31 کے تحت اسلامی تعلیمات کے فروغ کو ریاست کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے، جس کے مطابق طلبہ کو قرآن و سنت کی تعلیم دینا لازمی ہے۔ اس شق کا مقصد یہ تھا کہ نئی نسل کو اسلامی اقدار، اخلاقی اصولوں، اور دین کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے تاکہ ایک صالح اور مہذب معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

1. آئین کے آرٹیکل 31 کی وضاحت۔

آرٹیکل 31 کی ذیلی شقوں میں ریاست پر زور دیا گیا ہے کہ:

1۔ قرآن مجید اور اسلامیات کی تعلیم کو تعلیمی نصاب کا لازمی حصہ بنایا جائے۔

2۔ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے رہنمائی فراہم کی جائے۔

3۔ اسلام کی تعلیمات کو نصاب میں شامل کر کے ان کے اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔[ii]

1. تشکیل کے لیے قانونی اقدامات

تعلیمی نصاب کی تقلیل میں اسلامی تعلیمات کو شامل کرنے کے لیے مختلف ادوار میں قوانین اور پالیسیوں کا اطلاق کیا گیا۔ 1956 اور 1962 کے آئین میں بھی اسلامی اصولوں کو تعلیمی نظام کا حصہ بنانے کی سفارشات دی گئی تھیں، لیکن 1973 کے آئین نے اس حوالے سے جامع اور عملی اقدامات کی بنیاد فراہم کی۔

قوانین کے اطلاق میں چیلنجز

اگرچہ آئینی اور قانونی سطح پر اسلامی تعلیمات کو نصاب میں شامل کرنے کے لیے مضبوط بنیاد موجود ہے، لیکن عملی اطلاق میں کئی چیلنجز سامنے آتے ہیں۔ مختلف ادوار میں حکومتوں کی ترجیحات، تعلیمی وسائل کی کمی، اور تعلیمی اداروں میں سہولیات کا فقدان اس سلسلے میں مشکلات پیدا کرتے رہے ہیں۔ اس کے باوجود، اسلامی تعلیمات کو نصاب میں شامل رکھنے کے لیے حکومتوں نے مسلسل کوششیں کیں۔ پاکستان کے آئینی اور قانونی تقاضے اسلامی تعلیمات کو نصاب کا بنیادی جزو بنانے کی واضح ہدایات فراہم کرتے ہیں۔ ان تقاضوں کی روشنی میں تعلیم کا نظام تشکیل دینا ریاست کا فرض ہے تاکہ ایک اسلامی فلاحی معاشرہ تشکیل پاسکے، جہاں طلبہ نہ صرف علم حاصل کریں بلکہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی عملی زندگی کو استوار کر سکیں۔

اسلامی تعلیمات کے اہم مضامین اور ان کی ترتیب

پاکستان کے تعلیمی نظام میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت ہمیشہ ایک اہم موضوع رہا ہے، اور نصاب میں اسلامی مضامین کی ترتیب و تنظیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ان مضامین کا مقصد طلبہ کو اسلام کی بنیادوں سے روشناس کروانا، ان کے اخلاق و کردار کی تعمیر کرنا، اور معاشرتی و روحانی اصولوں کو اجاگر کرنا ہے۔ اسلامی مضامین کو ترتیب دیتے وقت ان کے تعلیمی مقاصد عمر کے تقاضے، اور سماجی ضرورتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے[iii]۔

1. قرآن وسنت کی تعلیم

قرآن پاک اور سنت کی تعلیم نصاب میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ پرائمری سطح پر قرآن پاک کی تلاوت اور حفظ کی مشق کروائی جاتی ہے، جبکہ ثانوی سطح پر اس کے ترجمے اور تفسیر کا مطالعہ شامل کیا جاتا ہے۔ قرآن کی تعلیم سے طلبہ کو اسلام کے بنیادی

عقائد اور اصولوں کا ادراک ہوتا ہے، جبکہ سنت کے مطالعے سے اور سول اللہ صلی علیہ کی زندگی اور ان کے طرز عمل سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں[iv]۔

2. اسلامی تاریخ

اسلامی تاریخ کے مضامین کا مقصد طلبہ کو اسلام کے ابتدائی ادوار، خلفائے راشدین کی حکمرانی، اور اسلامی تمدن کے نمایاں پہلوؤں سے آگاہ کرنا ہے۔ اسلامی تاریخ کے ذریعے طلبہ کو اسلام کے عروج وزوال کے اسباب اور اس سے حاصل ہونے والے اسباق کا شعور دیا جاتا ہے۔ یہ مضامین طلبہ کو اسلامی تہذیب کی عظمت سے روشناس کراتے ہیں اور انہیں مستقبل کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں[v]۔

3. سیرت النبی ﷺ

سیرت النبی سلام کا مطالعہ نصاب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ اس مضمون کے ذریعے طلبہ کو رسول اللہ صلی ال ایم کی شخصیت، ان کی اخلاقیات، اور ان کی قیادت کے اصولوں سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ سیرت کے اسباق طلبہ میں امن، برداشت، اور خدمت خلق کے جذبات کو فروغ دیتے ہیں اور انہیں اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

4. اسلامی اخلاقیات

اسلامی مضامین میں اخلاقیات کو بھی خاص اہمیت دی گئی ہے۔ ان مضامین کا مقصد طلبہ میں سچائی، امانت داری، انصاف، اور رحم دلی جیسے اوصاف پیدا کرتا ہے۔ اسلامی اخلاقیات کے ذریعے طلبہ کو معاشرتی اور انفرادی زندگی میں اعلیٰ اقدار اپنانے کی تربیت دی جاتی ہے۔

مبحث دوم : نصاب کی ترتیب میں ترقیاتی پہلو

اسلامی مضامین کی ترتیب کو وقت کے ساتھ جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا گیا ہے۔ آج کل نصاب میں اسلام کی روحانی تعلیمات کے ساتھ ساتھ اس کے سماجی، معاشی، اور سیاسی پہلوؤں کو بھی شامل کیا جارہا ہے۔ اس تبدیلی کا مقصد طلبہ کو متوازن اور ہمہ جہت شخصیت کے حامل افراد بناتا ہے۔

مختلف ادوار میں تبدیلیاں۔

پاکستان کے تعلیمی نصاب میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت کا عمل وقت کے ساتھ مختلف ادوار میں تبدیلیوں اور اصلاحات سے گزرا ہے۔ ان تبدیلیوں کی بنیاد سیاسی، سماجی، اور نظریاتی عوامل پر رہی ہے۔ ہر دور کی حکومت نے اپنی ترجیحات اور مقاصد کے تحت نصاب میں تبدیلیاں کیں، جس سے نصاب کی سمت اور اس کے مواد پر گہرا اثر پڑا[vi]۔

ابتدائی دور (1947-1970) قیام پاکستان کے بعد، تعلیمی نصاب کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی۔ 1947 میں تعلیمی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں اسلامی تعلیمات کو نصاب کا لازمی حصہ بنانے کی سفارشات پیش کی گئیں۔ تاہم، وسائل کی کمی اور نوآبادیاتی نظام کے زیر اثر تعلیمی ڈھانچے کے باعث ان سفارشات کو مکمل طور پر نافذ کرنا ممکن نہ ہو سکا۔ اس دور میں اسلامی تعلیمات کے مضامین کو ابتدائی اور ثانوی سطح پر شامل کرنے کے اقدامات کیے گئے۔[vii]

1970 سے 1980 کا دور: 1973 کے آئین کی منظوری کے بعد تعلیمی نظام میں اسلامی تعلیمات کو شامل کرنے کی سمت واضح ہوئی۔ آئین کی شق 31 نے ریاست کو پابند کیا کہ وہ شہریوں کو قرآن و سنت کے مطابق تعلیم فراہم کرے۔ اسی دور میں نصاب میں اسلامیات کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا گیا، اور تمام طلبہ کے لیے قرآن کی تعلیم کو ضروری قرار دیا گیا۔

جنرل ضیاء الحق کا دور (1980-1988) جنرل ضیاء الحق کے دور کو اسلامی تعلیمات کی نصاب میں شمولیت کے حوالے سے ایک اہم سنگ میل قرار دیا جاتا ہے۔ اس دور میں تعلیمی نصاب میں اسلامی مواد کو مزید تقویت دی گئی۔ اسلامیات کو ہر تعلیمی سطح پر لازمی قرار دیا گیا، اور سیرت النبی صلی، فقہ، اور اسلامی تاریخ پر خصوصی توجہ دی گئی۔ ضیاء الحق کے اقدامات کے نتیجے میں نصاب میں اسلامی تعلیمات کے مواد کی مقدار اور گہرائی میں نمایاں اضافہ ہوا۔

1990 کے بعد کے اصلاحاتی اقدامات: 1990 کے بعد کے دور میں نصاب میں اسلامی تعلیمات کو شامل رکھنے کے ساتھ ساتھ عصری مضامین کو بھی اہمیت دی گئی۔ تعلیمی اصلاحات کے تحت اسلامی مضامین میں سائنسی اور تکنیکی تعلیم کے پہلو شامل کیے گئے تاکہ طلبہ کو جدید تقاضوں کے لیے تیار کیا جا سکے۔ 2006 کی تعلیمی پالیسی میں اسلامیات کے نصاب کو مزید معیاری بنانے کی کوشش کی گئی، تاہم اس پالیسی پر عمل درآمد مکمل طور پر نہیں ہو سکا۔[viii]

موجودہ دور میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت: موجودہ دور میں اسلامی مضامین کو نصاب کا لازمی حصہ رکھنے کے ساتھ ساتھ نصاب میں عصری موضوعات جیسے اخلاقی تعلیم، معاشرتی ترقی، اور مذہبی ہم آہنگی کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ جدید نصاب میں قرآن، سیرت النبی صلی، اور اسلامی تاریخ کے مضامین کو نئے انداز میں پیش کیا گیا ہے تاکہ طلبہ میں اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا شعور پیدا ہو۔[ix]

اسلامی تعلیمات کی شمولیت کے موجودہ چیلنجز

پاکستان کے تعلیمی نظام میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت ایک اہم اور بنیادی جزو ہے، لیکن موجودہ دور میں اس کے نفاذ اور پائیداری کے لیے مختلف چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان چیلنجز کی نوعیت سماجی، معاشی، تعلیمی اور نظریاتی ہے، جو نصاب میں اسلامی تعلیمات کو موثر انداز میں شامل کرنے کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔

5. تعلیمی وسائل اور تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی:

پاکستان میں تعلیمی وسائل کی کمی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ بہت سے اسکولوں میں اسلامی مضامین کی تدریس کے لیے درکار کتابیں، ماڈیولز، اور دیگر تعلیمی مواد موجود نہیں ہوتا۔ مزید برآں، اسلامیات کے ماہر اور تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی طلبہ کو اسلامی تعلیمات کے درست مفہوم سے روشناس کروانے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔

6. نصاب کا عدم تسلسل:

اسلامی تعلیمات کو نصاب میں شامل کرنے کے حوالے سے عدم تسلسل بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔ ہر دور کی حکومت نے اپنے سیاسی اور نظریاتی مقاصد کے تحت نصاب میں تبدیلیاں کیں، جس کے نتیجے میں اسلامی مضامین کی تدریس متاثر ہوئی۔ نصاب کے اس تغیر پذیر عمل کے باعث طلبہ کو مکمل اور یکساں تعلیم فراہم کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔

7. جدید علوم کے ساتھ ہم آہنگی:

اسلامی تعلیمات کو جدید علوم کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا عمل بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ اگرچہ نصاب میں اسلامی مضامین شامل ہیں، لیکن انہیں ایسے انداز میں پیش کرنا کہ وہ طلبہ کو جدید دور کے تقاضوں کے لیے تیار کر سکیں، ایک مشکل کام ہے۔

8. فرقہ واریت اور نظریاتی اختلافات:

پاکستان میں موجود فرقہ واریت اور مذہبی نظریات کے اختلافات بھی اسلامی تعلیمات کی شمولیت میں چیلنجز پیدا کرتے ہیں۔ اسلامی مضامین کے مواد پر اتفاق رائے حاصل کرنا ایک مشکل عمل ہے، جس کے باعث مختلف مکاتب فکر کے نصاب میں اختلافات دیکھنے کو ملتے ہیں۔[x]

9. مالی اور انتظامی مسائل:

مالی وسائل کی کمی اور ناقص انتظامی ڈھانچے کے باعث اسلامی تعلیمات کے مضامین کو بہتر انداز میں نصاب میں شامل کرنے کا عمل متاثر ہو رہا ہے۔ کئی اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی کے ساتھ ساتھ نصابی مواد کی دستیابی بھی ایک مسئلہ ہے۔

خلاصہ کلام:

اس فصل میں پاکستان، خصوصاً خیبر پختونخوا کے تعلیمی نصاب میں اسلامی تعلیمات کی شمولیت کی تاریخی پس منظر کو بیان کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات کو نصاب کا حصہ بنانے کا آغاز قیامِ پاکستان کے فوری بعد ہوا، کیونکہ ملک کی بنیاد اسلامی نظریے پر رکھی گئی تھی۔

یہ فصل اس بات پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ مختلف ادوارِ حکومت، خاص طور پر جنرل ضیاء الحق کے دور میں، اسلامی مضامین کو کس طرح زیادہ اہمیت دی گئی۔ نصاب میں قرآن پاک، حدیث، اسلامی تاریخ، اخلاقیات اور سیرت النبی ﷺ جیسے موضوعات کو شامل کیا گیا تاکہ طلبہ میں دینی شعور، اخلاقی تربیت اور اسلامی اقدار کو فروغ دیا جاسکے۔

فصل میں اس بات کا بھی تذکرہ ہے کہ وقت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو دیگر مضامین میں بھی ضم کیا گیا، اور حالیہ تعلیمی پالیسیوں میں اسے مزید مؤثر بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس بات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی تدریس کے طریقہ کار، اساتذہ کی تربیت اور طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق مواد کی تیاری پر مزید کام کی ضرورت ہے۔

مصادر و مراجع

---

[i] وزارت تعلیم، پاکستان کا جدید نصاب، تعلیمی اصلاحات کی رپورٹ (اسلام آباد: حکومت پاکستان، 2022) 88

[ii] آئین پاکستان 1973، آرٹیکل 31

[iii] وزارت تعلیم، "قرآن کی تعلیم کا نصاب تعلیمی نصاب کی رہنمائی، (اسلام آباد: حکومت پاکستان 2018) 12

[iv] غلام مصطفی، "اسلامی تاریخ کی تعلیم "'(پاکستان ایجوکیشنل ریوریو، جلد 14، شمارہ 3 2002) 78-83

[v] محمد ایوب، سیرت النبی ﷺ کا اہم کا نصاب مثل کردار، (اسلامک ایجوکیشن پر تھی، جلدی شمارہ 2 , 2017) 45-50

[vi] وزارت تعلیم، 1947 کی تعلیمی کانفرنس کی سفارشات، 'پاکستان ایجوکیشنل ریویو' (اسلام آباد: وزارت تعلیم 1947) 12

[vii] نصیر احمد، پاکستان میں نصاب کی ترقی کا جائزہ، '(تعلیمی مطالعہ جات کا جرید اجلد 18 شمار 2 (2000) 56-63

[viii] محمد اشرف ضیاء الحق اور اسلامی تعلیمات "، '(پاکستان جرنل آف اسلامک ایجوکیشن، جلد 7، شمار 3 (1985) 45-51

[ix] وزارت تعلیم، 2006 کی تعلیمی پالیسی، تعلیمی اصلاحات کی دستاویزات)' (اسلام آباد: حکومت پاکستان، 2006) 34

[x] احمد اسلم، اساتذہ کی تربیت کا فقدان، (تعلیمی نصاب کا جائزہ، جلد 8، شمار 3، 2018) 23-30